اکبر الہ آبادی

(حالات زندگی)

سید اکبر حسین نام اور اکبر تخلص تھا۔ ۱۸۴۶ء میں الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کرنے کے بعد سکول میں داخلہ لیا۔ مختاری کا امتحان اول درجے میں پاس کیا، کچھ دنوں بعد نائب تحصیلدار کے عہدے پر فائز ہوئے۔ پھر ترقی کرتے کرتے جج مقرر ہوئے۔

اکبر کو بچپن ہی سے شعر و شاعری کا شوق تھا۔ شروع میں قدیم رنگ اختیار کیا مگر جلد ہی شاعری میں جدید رنگ کے موجد بنے اور شہرت پائی۔ ابتدائی شاعری میں فرسودہ مضامین اور تصنع کا رنگ پایا جاتا ہے مگر کچھ عرصہ بعد سادگی اور روانی نظر آنے لگی۔ زبان صاف اور رواں ہے۔

اکبر نے شاعری میں انگریزی الفاظ بڑی خوبصورتی اور بے تکلفی سے استعمال کیے اور انھیں بڑی مہارت سے اپنی ترکیبوں میں کھپاتے تھے۔ غزلوں اور نظموں میں ظریفانہ اور اخلاقی رنگ پایا جاتا ہے جو اُن کی شہرت کا باعث بنا اور اس طرز میں کوئی شاعر ان کا مقابلہ نہ کر سکا۔

اُنھوں نے انگریزوں کے غلبے اور ہماری اجتماعی زندگی پر مغرب کے دور رس سیاسی، تہذیبی اور ثقافتی اثرات کو محسوس کیا۔ وہ مغرب کی اندھا دھند تقلید کے خلاف تھے اور اپنے مخصوص مزاحیہ و طنزیہ انداز میں شاعری کے ذریعے قوم کو اِن مضر اثرات سے بچانے کی کوشش کی۔ اِن کا مجموعہ کلام "کلیاتِ اکبر" کے نام سے شائع ہوا۔ آخری دور میں شاعری پر تصوف کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔

اکبر اپنی شاعری میں خاص قسم کے الفاظ منتخب کر کے استعمال کرتے ہیں اور ان سے نہ صرف مزاح پیدا کرتے ہیں بلکہ ان سے طنز کا کام بھی لیتے ہیں۔ ان کا کلام اگرچہ بظاہر ادبی زعفران معلوم ہوتا ہے لیکن اس کی تہہ میں گہرے معانی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ وہ محض ہنسنے ہنسانے کی باتیں ہی نہیں کرتے بلکہ ان سے اصلاحِ معاشرہ کا کام بھی لیتے ہیں۔

بحیثیت مصلح ان کی عظمت مسلمہ ہے۔ انھوں نے نئی تہذیب کو اپنے طنزیہ تیروں کا نشانہ بنایا۔ وہ عورتوں کی آزادی اور ان کی اعلیٰ تعلیم کے سخت خلاف تھے۔ آخری عمر میں بیوی اور جوان بیٹا فوت ہو گئے۔ ان کے غم نے قریب المرگ کر دیا۔ ان کا انتقال ۱۹۲۱ء کو الہ آباد میں ہوا۔

قومی

(اکبر الہ آبادی)

مقاصدِ تدریس

- طلبہ کو نظم کے ذریعے مسلمانوں کے تابناک ماضی اور موجودہ حالات سے آگاہی دینا۔
- طلبہ کو اکبر کی شاعری میں 'قومی اور ملی' عنصر سے واقفیت دلانا۔
- طلبہ کو اپنی حالت بدلنے کا شعور دلانا۔
- طلبہ کو اکبر کی شاعری کے فنی اسلوب بتانا۔
- طلبہ کو اکبر کے عہد میں اُردو نظم گوئی کی روایت سے روشناس کرانا۔

الفاظ و تراکیب

گھٹا	مدارج	تعلّی	سوزِ جگر	تگ و دو	شرف
اُوج	آئیں	دیوارِ آہن	عرشِ اعظم	آفاق

مسلمانو! بتاؤ تو تمھیں اپنی خبر کچھ ہے
تمھارے کیا مدارج رہ گئے اس پر نظر کچھ ہے
اگر کچھ ہے تو سوچو دل میں بھی اس کا اثر کچھ ہے
حریفوں کی تعلّی باعثِ سوزِ جگر کچھ ہے

تمھیں معلوم ہے کچھ، رہ گئے ہو کیا سے کیا ہو کر
کدھر آ نکلے ہو راہِ ترقی سے جدا ہو کر

کوئی آگے نہ تھا تم سے ترقی کی تگ و دو میں
کوئی دس میں چمکتا تھا تو تم ممتاز تھے سو میں
تمھی نے فرق بتلایا تھا سب کو گندم و جو میں
تمھی سے سیکھ کر بنتی تھیں عالم مغربی قومیں

شرف پایا تھا تم نے امتیازِ حق و باطل سے
مخالف بھی تمھاری قدردانی کرتے تھے دل سے

تمھاری عزتیں تھیں، اوج تھا، رتبہ تھا، شانیں تھیں
تمھاری بات تھی، احکام تھے، کہنا تھا، آئیں تھیں

تمہارے ذکر میں سرگرم دنیا کی زبانیں تھیں
تمہی تم تھے، زمانے میں تمہاری داستانیں تھیں
غرور و ناز کم کرنا پڑا تھا ایک عالم کو
سر تسلیم خم کرنا پڑا تھا ایک عالم کو

تمہارا اتفاق باہمی دیوارِ آہن تھا
مخالف ایک کا جو تھا وہ گویا سب کا دشمن تھا
تمہاری ہمتوں کا عرش اعظم پر نشیمن تھا
تمہارے ہاتھ میں آفاق کا ہر علم ہر فن تھا
تم اپنی حق پرستی سے دبا لیتے تھے دنیا کو
خدا کے سامنے جھک کر جھکا دیتے تھے اعدا کو

نہیں ہے ہائے افسوس اب تمہارا وہ چلن باقی
نہ وہ حسن عمل باقی نہ اب وہ حسن ظن باقی
نہ وہ ذوق ہنر مندی نہ شوق علم و فن باقی
نہ دل میں ہے وہ جوش حُبِ یاران وطن باقی
جو فکریں ہیں تو اپنے نفس کو راحت رسانی کی
توقع کیا اسی پر ہے خُدا کی مہربانی کی

وہ باتیں ہو رہی ہیں جن سے قومیں نامور سیکھو
اُٹھو تہذیب سیکھو، صنعتیں سیکھو، ہنر سیکھو
بڑھاؤ تجربے، اطراف دنیا میں سفر سیکھو
خواص خشک و تر سیکھو، علوم بحر و بر سیکھو
خدا کے واسطے اے نوجوانو! ہوش میں آؤ
دلوں میں اپنی غیرت کو جگہ دو جوش میں آؤ

(کلیاتِ اکبر)

مشق

۱۔ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) اکبرالٰہ آبادی مسلمانوں کو کس طرح اپنی حالت کی طرف متوجہ کرتا ہے؟

ب) دوسری اقوام مسلمانوں کی قدردان کیوں تھیں؟

ج) اکبر مسلمانوں کے اتفاق کو کس چیز سے تشبیہہ دیتا ہے اور کیوں؟

ح) چھٹے بند میں شاعر مسلمانوں کو کیا سیکھنے کی تلقین کرتا ہے؟

د) آخری بند میں شاعر مسلمانوں کو کیا تلقین کرتا ہے؟

و) ''کوئی دس میں چمکتا تھا تو تم ممتاز تھے سو میں'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

ہ) پانچویں بند میں شاعر کیوں افسردہ نظر آتا ہے؟

ز) تیسرے بند میں شاعر نے مسلمانوں کے ماضی کی حالت کیوں کر بیان کی ہے؟

۲۔ نظم کے اشعار کی روشنی میں درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) نظم ''قومی'' کا تعلق مسلمانوں کے زمانہ سے ہے:

(i) حال (ii) ماضی (iii) مستقبل (iv) حال اور ماضی

ب) نظم ''قومی'' میں شاعر نظر آتا ہے:

(i) افسردہ (ii) خوش (iii) نااُمید (iv) غمگین

ج) شاعر مسلمانوں کو ترغیب دیتا ہے:

(i) علم سیکھنے کی (ii) جگانے کی (iii) لڑنے کی (iv) مقابلہ کرنے کی

د) نظم ''قومی'' کا شاعر ہے:

(i) نظیر اکبرآبادی (ii) الطاف حسین حالی

(iii) حفیظ جالندھری (iv) اکبرالٰہ آبادی

ہ) ماضی میں مسلمانوں کے درمیان پایا جاتا تھا:

(i) اتفاق (ii) نفاق (iii) یک جہتی (iv) اتحاد

۳۔ متن کے مطابق درست کے نشان کی علامت (✓) سے اور غلط کی علامت (✗) سے کریں۔

الف) شاعر مسلمانوں کا حال، ماضی سے بہتر سمجھتا ہے۔ (   )

ب) ماضی میں مسلمان دوسری اقوام سے زیادہ ترقی یافتہ تھے۔ (   )

ج) شاعر مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ (   )

د) نظم ''قومی'' ایک مزاحیہ نظم ہے۔ (   )

ہ) ماضی میں دوسری اقوام مسلمانوں کی محتاج تھیں۔ (   )

۴۔ نظم ''قومی'' کے اشعار کی روشنی میں خالی جگہ پُر کریں۔

الف) کدھر آ نکلے ہو راہ............ سے جُدا ہو کر۔ (ترقی ر۔ علم)

ب) مخالف ایک کا جو تھا وہ گویا سب کا............ تھا۔ (مخالف ۔ دشمن)

ج) نہیں ہے ہائے افسوس اب تمہارا وہ............ باقی۔ (کردار ر اچلن)

د) جو فکریں ہیں تو اپنے نفس کو............ رسانی کی۔ (ایذا ۔ راحت)

ہ) خدا کے واسطے اے نوجوانو!............ میں آؤ۔ (ہوش ۔ جوش)

۵۔ نظم ''قومی'' کی روشنی میں مسلمانوں کے ماضی اور حال کا موازنہ کریں۔

۶۔ آپ نظم ''قومی'' کے مندرجات سے کس حد تک اتفاق یا اختلاف کرتے ہیں۔

۷۔ نظم ''قومی'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

۸۔ اکبرالٰہ آبادی کی شاعری کے فنی محاسن کی اُن کی قومی شاعری کی روشنی میں وضاحت کریں۔

تھیسارس (Thesaures)

تھیسارس ایک ایسی کتاب ہے جس میں لغات کو اُن کے ہم معنی الفاظ کی ترتیب سے مرتب کیا جاتا ہے۔ مثلاً

- ☆ سود مند: فائدہ مند، مفید
- ☆ طبیعت: مزاج، فطرت، خاصیت
- ☆ گیان: علم، دانش، واقفیت، عقل، فہم

یہ جدید دور میں طلبہ کو مترادفات سکھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ خصوصاً مقابلے کے امتحانات میں یہ کتاب بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔

تھیسارس اور لغت میں فرق یہ ہے کہ تھیسارس میں ایک لفظ ایک ہی دفعہ آتا ہے مثلاً اوپر کی مثالوں میں سود کے مترادف الفاظ میں فائدہ مند اور مفید دوبارہ 'ف' اور 'م' ردیف میں نہیں دہرائے جاتے۔ اسی طرح مزاج، فطرت، خاصیت بھی متعلقہ ردیفوں میں نہیں آتے جبکہ لغت میں مذکورہ تمام الفاظ اپنے اپنے ردیفوں میں بھی دہرائے جاتے ہیں۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے تھیسارس کا استعمال کروائیں۔
۲۔ اساتذہ کرام طلبہ سے عدالتی فیصلے اور وکالت نامے سمجھا کر پڑھوائیں۔
۳۔ طلبہ کو اکبرالہ آبادی کی گوئی اور نظم سنائیں۔

اشاراتِ سبق

۱۔ طلبہ کو مسلمانوں کے ماضی اور حال سے متعارف کروائیں۔
۲۔ طلبہ کو اکبرالہ آبادی کی شاعری میں قومی اور ملی عنصر پر لیکچر دیا جائے۔
۳۔ طلبہ کو اکبرالہ آبادی کے زمانے میں اُردو نظم گوئی، میں جاری رجحانات سے آگاہ کیا جائے۔